www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ تکفیر و خروج اور علما کی ذمہ داری

اسلام اور اہل اسلام پر استعماری یلغار کے پس منظر میں، مختلف اسلامی ممالک بالخصوص پاکستان کے دینی منظر نامے میں 'تکفیر و خروج' اور جہادی منہج کا مسئلہ بڑی اہمیت اختیار کر چکا ہے۔ سادہ الفاظ میں تکفیر و خروج کی یہ بحثیں اس صورتحال میں اُبھر رہی ہیں، جب روس کے زوال کے بعد امریکہ دو دہائیاں قبل عالمی استعمار کی ہمراہی میں، نیو ورلڈ آرڈر کی تکمیل کرتے ہوئے عالم اسلام پر چڑھ دوڑا ہے۔ امریکہ کی عراق، خلیجی ممالک، پھر افغانستان، عراق، پاکستان اور صومالیہ ویمن میں ملتِ اسلامیہ پر جارحیت کا جواب نوجوانانِ اُمت نے جس طرح دینے کی کوشش کی ہے، اس میں جہادی گروہوں کے جوابی اقدامات کے طور پر یہ مباحث غیر معمولی اہمیت کے حامل ہو جاتے ہیں کیونکہ نوجوانانِ ملت انہی نظریات پر اس جارحیت کی مزاحمت اور اپنے دفاع کو منظم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

چند برسوں سے استعماری ادارے اور مغربی این جی اوز بھی اس موضوع کو خاصا اُچھال رہی ہیں اور اس پر دیگر سماجی حلقوں کی طرح علما کی آرا جاننے کی کوشش کی جاتی ہے۔ حال ہی میں گوجرانوالہ سے شائع ہونے والے مجلّہ 'الشریعہ' کا مارچ ۲۰۱۲ء کا ۲۶۰ صفحات پر محیط ایک ضخیم شمارہ بھی اسی موضوع پر سامنے آیا ہے جس میں فی زمانہ جہاد کی مشروعیت پر کئی پہلوؤں سے سوالیہ نشان پیدا کر دیے گئے ہیں اور اُمتِ مسلمہ میں صدیوں سے چلے آنے والے روایتی و شرعی نظریہ جہاد کے متبادل موقف کو دلائل سے مزین کر کے تفصیل کے

---

۱ تکفیر سے مراد 'کسی مسلمان کو کافر قرار' دینا ہے۔ موجودہ دور میں مسلمانوں کے حکمرانوں کو کفار سے دوستی، اہل اسلام پر زیادتی، شریعتِ الٰہیہ کی بجائے انسانوں کے بنائے قوانین کو نافذ کرنا، دین کا استہزا کرنا اور اسے طعن و تشنیع کا نشانہ بنانا یا اپنے شرعی فرائض کو انجام دینے میں مجرمانہ غفلت کرنا وغیرہ کی بنا پر اُن کی تکفیر کی جارہی ہے۔ 'خروج' سے مراد مسلمانوں کا اپنے حکمران کی اطاعت چھوڑ دینا، اس کے خلاف آواز اُٹھانا اور بعض انتہائی صورتوں میں اپنے حکمرانوں کے خلاف کھلم کھلا جنگ وقتال کرنا اور اسے معزول کرنے کی جدوجہد کرنا وغیرہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ پیش کر دیا گیا ہے۔ حنفی مکتبِ فکر کے ترجمان اس مجلّہ کے بارے میں بعض حنفی اہل علم ودانش کا یہ تبصرہ بھی پڑھنے میں آیا ہے کہ 'الشریعہ' کے اس شمارے میں مرزا قادیانی کی دہائیوں بھر کی خلافِ جہاد کاوشوں کو نئے پیرا ہن میں مرتب کرکے، اس خاص اشاعت کے ذریعے از سر نو قادیانی نظریات کی منظم ترجمانی کی جارہی ہے۔ مولانا سرفراز صفدر کے فرزندِ گرامی مولانا زاہد الراشدی اور ان کے بیٹے جناب عمار ناصر خاں کے زیر ادارت شائع ہونے والے مجلّہ الشریعہ پر کڑی تنقید بھی اسی خانوادہ کے دوسرے مجلّے ماہنامہ 'صفدر' کے اوراق میں شائع ہوئی ہے۔ مستقبل قریب میں بھی مجلّہ الشریعہ کے اس شمارے اور پیش نظر موضوع کے متعدد پہلوؤں کو زیر بحث لایا جاتا رہے گا۔

راقم نے دو ماہ قبل اس حوالے سے تفصیلی مضمون تحریر کیا تھا جس میں اسی موضوع پر منعقد ہونے والی ایک مجلس کی رپورٹ پیش کی گئی تھی، اس مضمون کو بعض معاصر رسائل نے دوبارہ شائع کرکے اپنے حلقہ قارئین تک بھی پہنچایا ہے۔ اس کے بعد بعض حضرات کی طرف سے یہ مطالبہ سامنے آیا کہ آپ کا اس ضمن میں بالاختصار موقف کیا ہے، اس کی وضاحت فرمادیں۔ چنانچہ ہمارے موقف کا خلاصہ نکات کی صورت میں حسبِ ذیل ہے:

① ہم پاکستان کے موجودہ حالات میں سیاسی تکفیر وخروج کے قائل نہیں ہیں۔ تکفیر نہ تو اسلام کا کوئی منہاجِ دعوت ہے اور نہ ہی کوئی اُسلوبِ جہاد۔ بلکہ یہ تو مظلوموں کا ایک سیاسی آلہ ہے اپنی مزاحمت کو تقویت دینے کا، یا اپنی سیاسی دعوت میں تاثیر پیدا کرنے کی ایک کوشش ہے جیسا کہ علامہ محمد ناصر الدین البانی کا یہ موقف مشہور ہے کہ توحید حاکمیت وغیرہ کی بحثیں شریعت سے بڑھ کر پیش نظر سیاسی مصالح ومقاصد کا تقاضا ہیں۔ جہاں تک خروج کی بات ہے تو یہ خلافتِ اسلامیہ کا ایک سیاسی تصور ہے جس کی اُصولاً مشروعیت کے بعد اس سلسلے میں بہت سی شرائط اور حکمتیں پیش نظر رکھنا ہوتی ہیں، تاہم پاکستان میں اس وقت خروج کا بھی کوئی مسئلہ درپیش نہیں ہے کیونکہ پاکستان میں اگر اسلامی حکومت ہوگی تو اُسی صورت میں خروج کا سوال پیدا ہوگا۔ یوں بھی مزاحمت وانتقام لینے والوں نے اپنی سرگرمیوں کو کبھی خروج سے تعبیر ہی نہیں کیا۔ غرض موجودہ حالات میں تکفیر وخروج دونوں ہی غلط منہاج ہیں، اور جن لوگوں کو اِس کا داعی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرار دیا جاتا ہے تو اس اساس پر اپنی دعوت کو مستحکم کرنے والے غلطی پر ہیں۔ جب ہلاکت وبربریت کا شکار لوگ اپنے دفاع، انتقام اور غصّے کے اظہار کے لئے میدان میں نکل آتے ہیں تو اُن کی مزاحمت کو خروج سے تعبیر کرنا، امریکہ ومغرب نواز اداروں کا کارنامہ ہے تاکہ اس طرح خروج کے بارے شریعتِ اسلامیہ میں موجود سخت احکام وشرائط کا اُنہیں مخاطب بنا کر آخر کار شریعتِ اسلامیہ کی تائید سے محروم کیا جائے۔ گویا یہ موقف اور اس کا دفاع دونوں ہی خلطِ مبحث اور فکری ڈپلومیسی کا شاخسانہ ہیں جس کو غیروں نے بلاوجہ ہم پر ٹھونس دیا ہے۔

② جس طرح ہم جارحانہ مزاحمت کو غلط سمجھتے ہوئے بھی اُن لوگوں سے دلی ہمدردی رکھتے اور ان کے بارے میں انتہائی فکر مند ہیں جو عالمی طاقتوں کے ظلم کا نشانہ بنے ہیں، اسی طرح اپنے ان پاکستانی بھائیوں سے بھی ہم دلی ہمدردی رکھتے ہیں جو امریکی جارحیت کا شکار ہونے والوں کے جوابی غم وغصہ کا شکار ہوئے ہیں۔ بعض لوگوں نے سیاسی تکفیر کا جو سلسلہ شروع کیا ہے، تو تکفیر کی یہ سیاسی حکمتِ عملی دراصل ظلم وستم کا ردِّ عمل ہی ہے اور اپنے اوپر ہونے والے ظلم وستم کا شکار ہونے کی وجہ سے ہمارے تکفیری بھائی مظلوم ومجبور ہیں، چنانچہ ہم اُن کی ہمدردی اور مظلومیت کا اعتراف کرتے ہوئے اُن کے موقف کو غلط سمجھتے اور ان پر ہونے والے استعماری مظالم کے مداوے کی مؤثر تدبیر واقدام کے لئے کوشاں ہیں۔

③ یہ صورتِ حال ہر ملک کے لحاظ سے مختلف ہے۔ پاکستان وافغانستان میں یہ ظلم وستم انتہا درجے پر پہنچا ہوا ہے جبکہ سعودی عرب میں تکفیر کا منہج اختیار کرنے والے ہمدردی کے مستحق بھی نہیں۔ سعودی عرب میں جو لوگ اس غلط منہاج کے پیرو ہیں، اُنہیں حکمرانوں میں پائی جانے والی بعض کوتاہیوں پر صبر کرنا اور حکمت وموعظہ حسنہ کے ساتھ اُن کی اصلاح کی مؤدبانہ جستجو کرنا چاہئے۔ اسلام کی رو سے حکمران کے شخصی کردار سے اُس کا وظیفہ حکومت یعنی کارکردگی زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ اور یہ مسلّمہ حقیقت ہے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ سعودی حکمرانوں نے دنیا بھر کے مسلم ممالک میں نہ صرف سب سے زیادہ اسلام کو اپنے وطن میں نافذ کررکھا ہے، اسی خالص اسلام 'سلفیت' پر وہ مفتخر و مستقیم ہیں بلکہ عملاً اُن کے ہاں غیر مسلموں سے پائی جانے والی قربت بھی ڈپلومیسی اور عالمی سیاست کا ایک تقاضا اور ضرورت ہے جس کی دلیل یہ ہے کہ یہی سعودی حکومت ہے جو درحقیقت سعودی عرب کے اندر بلکہ دنیا بھر میں بھی نظری اور فکری طور پر اسلام کی سب سے بڑی محافظ وپشتیبان ہے۔ کیا یہ امر چشم کشا نہیں کہ عالمی سیاست کے میدان میں ایک دوسرے کی بظاہر حلیف ریاستیں (امریکہ وسعودی عرب) نظریاتی طور پر اسلام و کفر کی نمائندہ وقائد ہونے کے ناطے ایک دوسرے کی عین نقیض و متضاد کھڑی نظر آتی ہیں۔ وہاں سے مجاہدین کے مطالبوں کے مطابق امریکی دستے نکل چکے ہیں، اور جس وقت یہ دستے وہاں موجود تھے تب بھی یہ پاک وافغان سرزمین کی طرح کھلم کھلاّ دندناتے نہیں پھرتے تھے۔ سعودی حکمرانوں کی شخصی حامیوں کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنا، اور نوجوانانِ اُمت کو اُن سے متنفر کرنا، دوسری طرف سعودی معاشرے کی خوبیوں کو نظر انداز کرنا دراصل ملتِ اسلامیہ کے دشمنوں کا طریقۂ واردات ہے۔

④ تکفیر وخروج کے اس مزعومہ منظرنامے کے پانچ مختلف کردار ہیں۔ پہلے کردار 'عالمی استعمار' کو ہم اصل مجرم سمجھتے ہیں جو اقتصادی و نظریاتی اہداف کے لئے ملت اسلامیہ کو آسان شکار سمجھ کر اس پر حملہ آور ہے۔ اور پاکستان جیسے مسلم ممالک کے حکمران اُن کے مقاصد پورے کرکے ظالم کی مدد اور اپنی قوم و اسلام کے خلاف اقدامات کررہے ہیں۔ یہ حکمران ظالم کے مددگار اور فاسق وظالم ہیں، لیکن اس کا نتیجہ یہ نہیں نکلتا کہ اُس سے یہ حکمران اسلام سے نکل کر کفر کے دائرے میں داخل ہوچکے ہیں۔ اس لئے ایسے حکمرانوں کو، جو اس منظرنامے کا دوسرا کردار ہیں، ہم بدترین ظالم قرار دیتے ہیں۔ ان پر کوئی واضح حکم عائد نہ کرنے کی بنیادی وجہ اُن کی طرف سے اپنے اقدامات کی متعدد تاویلات اور بظاہر اسلام کا دعویٰ ہے۔ جہاں تک تیسرا کردار مظلوم سرحدی مسلمان ہیں تو اُن کے ساتھ ملتِ اسلامیہ کی فرنٹ لائن ہونے کے ناطے سنگین زیادتی ہورہی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جس کا نتیجہ وہ انتہا پسندانہ اقدامات کی صورت میں دینے پر اس لئے مجبور ہیں کہ اُن کے پاس اپنے سے ظلم کے دفاع کا کوئی راستہ نہیں ہے اور باقی مسلمان بھی اُن کے بارے میں اپنی مدد و نصرت کی ذمہ داری سے غافل ہو کر، اُن کو مغربی میڈیا کا ہم نوا بنتے ہوئے بدترین تنقید کا نشانہ بنا رہے ہیں۔ اس تیسرے کردار یعنی مظلوم سرحدی مسلمانوں کا تکفیر و بغاوت کا رویہ اختیار کرنا غلط اور غیر شرعی ہے، ایسے ہی اپنے ظالم مسلمان بھائیوں کے خلاف کسی بھی درجہ میں دہشت گردانہ کاروائیوں میں ملوث ہونا یا اُن کی تحسین کرنا حکمتِ دین کے تقاضوں کے بھی سراسر خلاف ہے۔ اس منظر نامے کے چوتھے کردار علمائے پاکستان جو غیر متاثرہ پاکستانیوں کی ذہن سازی کرتے اور ان مظلوم مسلمانوں کی شرعی رہنمائی کے ذمہ دار ہیں، کا جہاں تک تعلق ہے تو علمائے پاکستان کا یہ شرعی فرض ہے کہ اس ظلم کے خاتمے کے جائز راستے تلاش کریں، اس پر مجالس و مباحثے منعقد کریں اور اپنے مظلوم بھائیوں کی اپنے علم و عمل سے بھرپور مدد اور سرپرستی کریں، اس سے قبل کہ یہ ظلم اُن کو بھی اپنے گھیرے میں لے لے اور ان پر ظلم کے خلاف آواز اُٹھانے اور راستہ سجھانے والا کوئی نہ ہو، اس ظلم کے گرد اپنا گھیرا کس دیں۔ چونکہ علمائے اسلام اپنی اس ذمہ داری کو پورا نہیں کر رہے، اس بنا پر مظلوم مسلمانوں کو اُن سے شکوہ پیدا ہوتا ہے اور وہ اُن علما کو بعض اوقات مرجئہ قرار دے کر، ان سے اظہارِ ناراضگی کرتے ہیں۔ چوتھے کردار: علمائے کرام کی کوتاہی اور یہ بدعملی کہ وہ کسی متبادل جائز راستہ کی جدوجہد نہیں کر رہے اور عوام الناس کی ذہن سازی نہیں کر رہے، کا یہ نتیجہ کہ اُن کو مرجئہ بنا دیا جائے، بھی درست نہیں۔ کیونکہ اِرجا کا تعلق دراصل نظریے سے ہے، نہ کہ عملی کوتاہی سے۔ اگر کوئی مسلمان بہترین اعمال تو کرتا ہو لیکن عقیدتاً عمل بالارکان کو ایمان کا رکن ثالث نہ سمجھتا ہو تو وہ مرجئی ہے، دوسری طرف جو مسلمان عمل کو ایمان کا رکن ثالث تو سمجھتا ہے لیکن شدید عملی کوتاہی کا مرتکب ہے تو وہ خارج از ایمان تو نہیں اور عقیدتاً اہل السنہ والجماعہ میں ہی شامل ہے لیکن وہ ناقص الایمان اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فاسق و فاجر ہے، جیسا کہ ہمارے بہت سے حکمران اسی قسم کے تحت آتے ہیں۔ علما اگر ان پریشان کن حالات میں اپنا فرضِ منصبی ادا نہیں کر رہے تو یہ اُن کی بھی زیادتی ہے، جس کی ازبس اصلاح ہونی چاہئے۔ پانچواں کردار: عوام المسلمین ہیں جو اسی صورت پر راضی ہو کر مظلوموں پر ہونے والے ظلم پر آنکھیں بند کئے بیٹھے اور اپنے گھر تک آگ کے پہنچنے کا انتظار کر رہے ہیں۔ صورتِ واقعہ پر غور کرنے کی بجائے وہ میڈیا کی زبان بول کر دہشت گرد امریکہ کو اپنا خیر خواہ اور اپنے پاکستانی بھائیوں کو 'دہشت گرد' قرار دے کر مطمئن ہوئے بیٹھے ہیں۔

⑤ الغرض اس منظر نامے کے پانچوں کرداروں یعنی عالمی استعمار جو برائی کی اصل جڑ ہے کا استیصال اور اس کا بھرپور جواب وخاتمہ ازبس ضروری ہے، دفاعِ ملت کے لئے تمام مسلمانوں کو منظم اور ٹھوس حکمتِ عملی فوری بنیادوں پر تشکیل دینی چاہئے... دوسرے کردار: حکمران جو برائی کے معاون وایجنٹ ہیں، ان کے خلاف ہر قسم کی جائز جدوجہد ہونی چاہئے نہ کہ تکفیر کا سیاسی ہتھکنڈا استعمال کیا جائے... مظلوم عوام کے ساتھ ہمدردی اور اُن سے ہونے والے ظلم کے مداوے کی جائز تدبیر تلاش کرنا چاہئے... اور چوتھے کردار: علما کو اپنی مثبت ذمہ داریوں کو تن دہی سے انجام دینا اور شرعی رہنمائی کے لئے مجالس ومباحث منعقد کرنا چاہئیں، اور ان فاسق حکمرانوں کی شرعی حیثیت کے بارے میں متفقہ طور پر فتویٰ جاری کرنا چاہئے۔ جب مسلمانوں کے تمام عناصر کوتاہیوں کا مرقع ہیں تو مسئلہ حل کیسے ہوگا؟... ان حالات میں انتہاپسندی اور تشدد کے رجحانات کو ہی ہوا ملے گی اور معاملہ مزید اُلجھے گا اور یہی منظر نامہ ہماری مشکلات کا سبب ہے!!

⑥ اندریں حالات پاکستانی عوام اور علما نے اصلاحِ احوال کی کوئی تدبیر نہیں کی، لیکن ان پر ظلم کرنے والا استعمار اپنے مختلف النوع اداروں کے ذریعے، علما کو مزید غلط مقاصد کے لئے بروئے کار لا رہا ہے۔ یہ استعمار جیسا کہ میڈیا کے ذریعے اپنا ذہن ہر جگہ پھیلا کر قوم کو منتشر کر چکا ہے، اسی طرح یہ بھی چاہتا ہے کہ اپنی جارحیت کے خلاف ایک طرف تو علما میں پائے جانے والے مختلف رجحانات معلوم کر کے، اُن کے سدِباب کی حکمتِ عملی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشکیل دے تو دوسری طرف بحث کے ایسے آغاز سے، وہ علما کی زبان سے اِن مظلوموں کے خلاف جارحانہ تاثرات حاصل کرنے کا بھی متمنی ہے جس سے یہ تکفیر وبغاوت کے منہج پر عمل پیرا مظلوم مسلمان معاشرے میں مزید اکیلے اور تنہا ہوجائیں۔ راقم مغرب کی زیر اثر این جی اوز جیسے پاکستان انسٹیٹیوٹ آف پیس سٹڈیز وغیرہ کے تکفیر وخروج کے علما کے مابین مباحثوں کو اسی تناظر میں دیکھتا ہے کہ اس سے مغرب کو علما کے رجحانات جاننے اوران کے سدباب کی تیاری کا موقع ملتا ہے، کیونکہ یہ تمام خطابات اور مباحثے استعماری اداروں میں ترجمہ ہوکر پہنچتے ہیں تو دوسری طرف مغرب تکفیر وخروج کے نام پر علما سے مظلوموں کی مدد کی بجائے اُن کی مذمت کا کام لینا چاہتا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کسی مغرب زدہ این جی او کو کسی ایسے فقہی مسئلے کی شرعی حیثیت سے کیا دلچسپی ہوسکتی ہے جس کا مفہوم ومقصد عوام الناس تو کجا خواص کو بھی علم نہیں ہے۔ مغرب یا اس کے زیر اثر اداروں نے کب سے کسی اسلامی فقہی تصور کی شرعی حیثیت کے نکھار کی دینی خدمت انجام دینا شروع کردی ہے؟ دراصل بحث کو اصل پس منظر سے شروع کرنے کی بجائے یہاں سے آغاز کرنے کا اس کے سوا کوئی مقصد نہیں کہ خروج کی مذمت کی احادیث پڑھ پڑھ کر، مظلوم مسلمانوں پر مزید معنوی ظلم وستم بروئے کار لایا جائے۔ علما اگر اِن سے ظلم کے خاتمے کی مؤثر جدوجہد کرنے سے محروم ہیں تو مغرب زدہ این جی اوز کے کھلے پیسوں اور فائیو سٹار ہوٹلوں میں ایک دعوتِ طعام وقیام کے نام پر کم ازکم اہل اسلام پر تو معصومیت بھرا ظلم نہ ڈھائیں۔ یہ اسلامی حکمتِ عملی کے منافی اور کلمہ حق کے نام پر باطل کی تائید ہے۔ یاد رہے کہ مظلوموں کی نری تکفیر کی مذمت پر اکتفا کرلینا کوئی کامل دینی تقاضا نہیں بلکہ یہاں تک استعمار کا بھی مفادِ مشترک ہے۔ اس کے بعد مثبت راستے کی تلاش، جستجو اور اس کے لئے محنت کرنا اصل مثبت ذمہ داری اور فریضہ ہے جس سے لگاتار انحراف کیا جارہا ہے۔

ⓔ اس اہم ترین قومی بحران کا حل، علما کو ذمہ دار مباحثوں اور بھرپور اقدامات کے ذریعے دینا چاہئے جیسا کہ اس کی ایک شکل 'دفاعِ پاکستان کونسل' کی شکل میں امریکی جارحیت کی شدید مذمت کی صورت میں سامنے آئی ہے اور امریکہ نے ان پر اظہارِ ناپسندیدگی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہوئے اپنے سفیر کے ذریعے پاکستانی حکومت سے ان کے خاتمے کا مطالبہ بھی کیا ہے۔ اسی طرح اس سرگرمی سے انتہائی ناراض ہو کر جماعت الدعوۃ کے امیر پروفیسر حافظ محمد سعید اور دیگر رہنماؤں کے سروں کی قیمتیں مقرر کر دی ہے۔ حافظ صاحب اور دیگر رہنماؤں کے بارے میں امریکہ کا یہ رویہ سراسر دہشت گردی، ہٹ دھرمی اور عالمی قوانین سے مذاق کے مترادف ہے۔ یہ کفر کا وہی گٹھ جوڑ اور غم و غصہ ہے جس کی نشاندہی اللہ کے قرآن اور نبی ﷺ کے فرمان میں صدیوں پہلے کئی بار کی جاچکی ہے۔ جس مہذب دنیا کی رَٹ لگاتے لگاتے اہل مغرب کی زبانیں نہیں تھکتی تھیں، ان کی تہذیب و متانت کا بھانڈا اس دہشت مجسم بیان نے بیچ چوراہے کے پھوڑ دیا ہے اور عالمی اداروں، قومی رہنماؤں کی اس پر خاموشی مجرمانہ تغافل اور ظلم کی خاموش تائید کے سوا کچھ نہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کونسل کے مقاصد واہداف اور مساعی کو اسلام کے لئے خالص و یکسو کرے۔ امریکہ کا یہ اقدام اس حقیقت کو بھانپ لینے کا نتیجہ ہے کہ اگر یہ دفاعِ پاکستان کانفرنسیں جاری رہیں تو پوری قوم آخر کار امریکی و بھارتی مکارانہ سازشوں کے مقابل کھڑی ہو سکتی ہے اور اس وقت امریکہ اور اُس کی جارحیت کے شکار افغانی و سرحدی مسلمانوں سے مجرمانہ غفلت برتنے والی پوری پاکستانی قوم کا وَزن اور وِزن امریکہ مخالف پلڑے میں پڑ سکتا ہے۔ امریکہ کی یہ دھمکیاں گیدڑ بھبکیوں سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں رکھتیں اور آخر کار اللہ کی تدبیر کو ہی غالب ہونا اور رباطل کو سرنگوں ہو کر رہنا ہے۔ سیاسی جلوسوں سے آگے بڑھتے ہوئے، سنجیدہ حکمتِ عملی، متاثرہ علاقوں میں آمد و رفت، ان کے مسائل سے آگہی، اور اُنکے حل کے لئے مؤثر لائحہ عمل کی تشکیل وقت کی اہم ترین ضرورت ہے جس کی طرف فوری توجہ کی جانی چاہئے۔

⑧ اربابِ دانش اس بات سے بخوبی آگاہ ہیں کہ موجودہ پریشان کن حالات پر قابو پانے کے لئے طویل جدوجہد کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ملتِ اسلامیہ کی اُصولی تائید کے وعدے کے ساتھ، تکوینی طور پر فوز و فلاح کے لئے ملتِ اسلامیہ کو کلی اتفاق سے ٹھوس عملی اقدامات کرنے ہوں گے۔ دو سو سال سے ملتِ کفر کا گٹھ جوڑ اور اہل اسلام کی مسلسل نادانیاں اور بے اتفاقیاں اہل اسلام کو اس مقام پر لے آئی ہیں کہ چند دنوں میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظلم کا مداوا اور جارحیت کا کلّی خاتمہ ایک طفلانہ خواہش سے زیادہ کچھ نہیں۔ اگر اللہ کی یہ سنت ہوتی تو چند روز میں اللہ تعالیٰ محض عظیم قوتِ ایمانی کی بدولت دنیا کی سب سے عظیم ومقرب جماعت، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جزیرہ عرب پر غلبہ عطا کر سکتے تھے، لیکن اس کے لئے اُنہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیاسی قیادت میں سالہا سال جستجو کر کے قربانیوں کی داستانیں رقم کرنا پڑیں۔ آج بھی صلح حدیبیہ کی طرح اُمتِ محمدیہ کو پر امن وقت لے کر، اپنی اجتماعیت اور قوت کو متحد کرنے کی منظم منصوبہ بندی کرنا ہوگی، تب ہی ملت اسلامیہ کے موجودہ زوال کا خاتمہ اور کفر کا استیصال ممکن ہو سکے گا۔

⑨ تکفیر وخروج کے اس منظرنامے میں تاویلات وشبہات کی اس قدر بھرمار ہے کہ کوئی فرد یا گروہ اپنے تئیں کسی دوسرے فریق پر شرعی حکم لگانے کا مجاز نہیں، اس موقع پر وقت کی ضرورت یہ ہے کہ علمائے کرام غفلت کی تنی چادر اُتار کر، ان مسائل کے بارے میں کلّی اتفاق سے ایک موقف طے کر کے عوام کی رہنمائی کریں۔ اگر امریکی جارحیت ختم ہونے میں نہیں آتی، اہل اسلام کا خون بہے جارہا ہے، حکومت اپنی ذمہ داریوں سے غافل اور باہمی مفادات کی کھینچاتانی سے ہی فرصت نہیں پاتی، تو مظلوم مسلمان کیا لائحہ عمل اختیار کریں؟ دیگر مسلمانوں کی کیا ذمہ داری بنتی ہے؟ اس ظلم کے معاونین سے کیا سلوک اور برتاؤ کیا جائے؟ اس نوعیت کے کئی ایک سوال جو شریعت کی مہارت کے ساتھ احوال ووقائع سے واقفیت اور شرعی حکمت وبصیرت کے متقاضی ہیں، ان کا فیصلہ علمائے پاکستان کا باہمی اتفاق ہی کر سکتا ہے۔ حکمران تاویلات کے پردے اور نظریۂ ضرورت کے تحت وہ سب کچھ کر رہے ہیں جو کسی مسلمان کو زیب نہیں دیتا، کیا وہ تاویل وتوجیہ کے نام پر ہر طرح کا کھیل کھیلنے میں آزاد ہیں؟ یہ پر آشوب حالات علما سے چیخ چیخ کر اپنا کردار ادا کرنے کا مطالبہ کر رہے ہیں، بصورتِ دیگر یہ فکری انتشار بڑھتا رہے گا اور ملتِ محمدیہ آپس میں ہی برسرپیکار ہوتی جائے گی، اور اس فکری انتشار سے کفر یہی فائدہ اُٹھانا چاہتا ہے اور وہ اس میں بظاہر کامیاب نظر آتا ہے!!

(ڈاکٹر حافظ حسن مدنی)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ